# کیا نامرد کی عورت پر بھی طلاق کی عدت لازم ہوگی؟

**مجیب:** ابومحمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Nor-13190

**تاریخ اجراء:** 08جمادی الثانی 1445ھ/22دسمبر 2023ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو شخص بیوی کے ساتھ رہتا ہو مگر حقِ زوجیت ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ پھر شادی کے چار سال بعد وہ اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے، تو کیا اس کی عورت پر بھی طلاق کی عدت لازم ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

**جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں اُس عورت پر طلاق کی عدت لازم ہو گی۔**

نامرد کی بیوی پر طلاق کی عدت لازم ہونے سے متعلق تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(ولو وجدته عنينًا) هو من لا يصل إلى النساء لمرض أو كبر، أو سحر۔۔۔(فإن وطئ) مرة فبها (وإلا بانت بالتفريق) من القاضي إن أبى طلاقها" ترجمہ: "عورت اگر شوہر کو نامرد پائے اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو مرض، بڑھاپے یا جادو کے سبب عورت سے جماع کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔۔۔ اگر اُس نامرد نے ایک مرتبہ بھی اپنی عورت سے وطی کرلی ہو تو بہتر، ورنہ قاضی کی جانب سے تفریق کی صورت میں وہ عورت طلاقِ بائنہ والی شمار ہو گی جبکہ شوہر نے طلاق دینے سے انکار کیا ہو۔"

(وإلا بانت بالتفريق) کے تحت رد المحتار میں ہے: "لأنها فرقة قبل الدخول حقيقة، فكانت بائنة ولها كمال المهر وعليها العدة لوجود الخلوة الصحيحة، بحر" ترجمہ: "کیونکہ یہ جدائی حقیقۃً دخول سے پہلے ہے، لہذا اس عورت کو طلاقِ بائنہ واقع ہو گی اور اُس کے لیے پورا مہر ہو گا، نیز خلوتِ صحیحہ پائی جانے کی وجہ سے اُس عورت پر عدت بھی لازم ہو گی، "بحر"۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، ج 05، ص 175-171، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

نامرد کی خلوت صحیح شمار ہوگی۔ جیسا کہ حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق میں ہے:"(قولہ: وعلیھا العدۃ لوجود الخلوۃ الصحیحۃ) أي لأن خلوۃ العنین صحیحۃ إذ لا وقوف علی حقیقۃ العنۃ لجواز أن یمتنع من الوطء اختیارا تعنتا فیدور الحکم علی سلامۃ الآلۃ۔ اھ۔ فتح۔"یعنی شارح کا یہ فرمانا کہ نامرد کی عورت پر خلوتِ صحیحہ پائی جانے کی وجہ سے عدت لازم ہوگی، کیونکہ نامرد کی خلوت صحیح ہوتی ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ نامرد ہونے کا حقیقی علم نہیں ہو سکتا، ممکن ہے مرد جان بوجھ کر جماع سے باز رہے۔ لہذا حکم آلہ تناسل کے سلامت رہنے پر دائر ہوگا۔ (حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الطلاق، ج 03، ص 23، مطبوعہ قاہرۃ)

عنایہ شرح الہدایہ میں ہے:"(ولھا کمال المھر إن کان خلا بھا لأن خلوۃ العنین صحیحۃ)۔۔۔۔(ویجب العدۃ) لتوھم الشغل احتیاطا استحسانا۔"یعنی نامرد نے عورت سے خلوت کرلی ہو تو اُس کی عورت کو پورا مہر ملے گا کہ نامرد کی خلوت درست ہوتی ہے۔۔۔۔ ہاں اُس کی عورت پر استحساناً احتیاط کے طور پر عدت لازم ہوگی کیونکہ ممکن ہے کہ عورت کو حمل ٹھہر چکا ہو۔ (العنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الطلاق، ج 04، ص 300، دار الفکر، ملتقطاً)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں نامرد سے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"جب اس طرح سال کامل گزر جائے اور زید (عنین) ہندہ پر قدرت نہ پائے تو اس وقت بطلب ہندہ زید و ہندہ میں تفریق کردی جائے، **اب بعد عدت ہندہ کو اختیار نکاح ہوگا۔**" وکل ماذکرنا مفصل فی الدر المختار و ردالمحتار والفتاوی الخیریہ وغیرھا من الکتب الفقھیۃ۔ (جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، وہ مفصل طور پر درمختار، ردالمحتار اور فتاوی خیریہ وغیرہ کتب میں موجود ہے)"۔ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 196، رضا فاونڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:"**شوہر کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا انثیین نکال لیے گئے ہیں یا عنین (نامرد) ہے یا خنثیٰ ہے** اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا **تو ان سب میں خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔** خلوتِ صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا، جبکہ نکاح بھی صحیح ہو۔۔۔۔۔ **خلوتِ صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں: طلاق دی تو عورت پر عدّت واجب،** بلکہ عدّت میں نان و نفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے۔" (بہارِ شریعت، ج 02، ص 70، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم